ہفت وار رسالہ: 321
WEEKLY BOOKLET:321

امیرِ اہلِ سنت کے گزشتہ سال 1444ھ مطابق 2022 کی بڑی گیارہویں شریف
کے موقع پر ہونے والے بیان کا تحریری گلدستہ، بنام

واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(مع 8 کراماتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ)

صفحات 28

مزارِ غوث پاک

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُعائے عطار! یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 28 صفحات کا رسالہ "واہ کیا بات غوثِ اعظم کی مع 8 کراماتِ غوثِ اعظم" پڑھ یا سن لے اسے بدعقیدگی اور بُرے خاتمے سے بچا اور اس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ شیخ حُسین بن احمد کَواز بِساطی رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ پاک سے یہ دُعا کی کہ (یا اللہ پاک!) میں خواب میں ابُو صالِح مُؤَذِّن رحمۃُ اللهِ علیہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ (میری دُعا مقبول ہوئی اور) میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پُوچھا: اے ابُو صالِح! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: اے ابُو الحسن! اگر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کَثرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک (یعنی برباد) ہو گیا ہوتا۔ (سعادت الدارین، ص136)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود   بار بار اور بے شمار دُرود

1... امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے 11 ربیع الاخر 1444 ہجری مطابق 6 نومبر 2022 بڑی گیارہویں شریف کی رات عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) میں مَدَنی مذاکرے سے قبل بیان فرمایا جس میں مُلک بھر سے تشریف لائے ہوئے جامعاتُ المدینہ کے سینکڑوں اساتذۂ کرام نے بھی شرکت کی نیز ان گیارہ راتوں میں مختلف کراماتِ غوثِ پاک بھی بیان ہوئیں، اَلْحمدُ لِلّٰہِ الکریم! شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ کی طرف سے امیرِ اہلِ سنت کے اس بیان اور کراماتِ غوثِ اعظم کو (کچھ ضروری ترامیم کے ساتھ) تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مِرا شِعار دُرود (ذوقِ نعت، ص124، 123)

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شاہِ بطحا کا ماہ پارہ ہے، واہ کیابات غوثِ اعظم کی

سیِّدہ فاطمہ کا پیارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

یہ توسب اولیا کا افسر ہے، ابنِ زَہرا ہے ابنِ حیدر ہے

اور حسنین کا دُلارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

غوثِ اعظم ہیں شاہِ جیلانی، پیرِلاثانی، قُطبِ ربّانی

اُن کے عُشّاق نے پکارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

شَہرِ بغداد مجھ کو ہے پیارا، خوب دلکش وہاں کا نَظّارہ

میرا مرشِد جو جلوہ آرا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

ہم کو ''گیارہ'' کا ہے عدد پیارا، ان کی تاریخِ عُرس ہے گیارہ

یوں عدد ہم کو پیارا گیارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش، ص577، 579)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ایمان پر موت کی خوشخبری (واقعہ)

حضرتِ شیخ عبدُالحق محدثِ دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ ''اخبار الاخیار''میں لکھتے ہیں: ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! دعافرمایئے

کہ مجھے قرآنِ کریم اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت پر موت آئے ، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہو گا اور کیوں نہ ہو جبکہ تمہارے شیخ ، شیخ عبد القادر ہیں، وہ بزرگ فرماتے ہیں: مَیں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تین مرتبہ یہی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (ہر بار) یہی ارشاد فرمایا ایسا ہی ہو گا اور کیوں نہ ہو جبکہ تمہارے شیخ، شیخ عبدُ القادِر ہیں۔(اخبار الاخیار، ص152 اردو)

سبحانَ اللہ! غوثِ پاک کی محبت اور اِن کے سلسلے میں داخل ہونا، غوثِ پاک کا مُرید ہونا کیا فضیلت رکھتا ہے۔

مِری موت بھی آئے توبہ پہ مُرشد ہوں میں بھی مرید آپ کا غوثِ اعظم
کرم آپ کا گر ہوا تو یقیناً نہ ہو گا بُرا خاتِمہ غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص553)

سلطانِ ولایت غوثِ پاک ولیوں پہ حکومت غوثِ پاک
شہبازِ خطابت غوثِ پاک فانوسِ ہدایت غوثِ پاک
اللہ کی رحمت غوثِ پاک ہیں باعثِ برکت غوثِ پاک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے پیارے پیارے پِیر و مرشد، شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی شان ہے اورآپ کے صدقے آپ کے مُریدین و مُحِبّین (یعنی محبت کرنے والوں) کو بھی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آقا کی فضیلت سے غلام میں بھی خوبیاں آجاتی ہیں۔ اللہ پاک! ہمیں مرتے دَم تک غوثِ پاک کی غلامی پر اِستقامت عنایت فرمائے اور قیامت میں بھی غوثِ پاک کی غلامی میں اُٹھائے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت،

مدّاحُ الحَبِیْب مولانا جمیل الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

ندا دے گا مُنادی حشر میں یوں قادریوں کو کِدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کا پیارا

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "بخاری شریف" میں صحابیِ رسول حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، حضورِ پُر نور صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرتِ جبریل علیہ السّلام سے فرماتا ہے کہ اللہ پاک فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرتِ جبریل علیہ السّلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرتِ جبریل علیہ السّلام آسمانی مخلوق میں اعلان فرماتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

(بخاری،2/382،حدیث:3209)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اس سے معلوم ہوا کہ مومنینِ صالحین واَولیائے کاملین کی مقبولیتِ عامّہ (یعنی عوام وخواص میں شہرت) ان کی محبوبیت (یعنی اللہ پاک کے پسندیدہ ہونے) کی دلیل ہے جیسا کہ حضور غوثِ اعظم، خواجہ غریب نواز، داتا گنج بخش علی ہَجویری اور دیگر مشہور ومعروف اَولیاءِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی عام مقبولیت کہ دنیا سے پردہ فرمائے صدیاں بیت (یعنی گزر) گئیں لیکن ان کی محبتوں کے چشمے دلوں سے اُبل رہے ہیں۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "ولی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ خَلْقَت (یعنی مخلوق) اُسے ولی کہے" اور اس کی طرف قدرتی طور پر دل کو رغبت ہو۔ (تفسیر صراطُ الجنان، پ16، مریم، تحت الآیۃ:98، 6/159 بتغیر)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قدرتی طور پر انسانوں کے منہ سے اس (نیک بندے) کے لیے نکلنے لگتا ہے "رحمۃ اللہ علیہ" یا "رضی اللہُ عنہ" اور لوگوں کے دل خود بخود اس کی طرف کھنچنے لگتے ہیں، "دلوں کی قدرتی کشش محبوبیتِ الٰہی کی دلیل" ہے۔ دیکھئے! حضور غوثِ پاک، خواجہ اجمیری جیسے بزرگوں کو ہم لوگوں نے دیکھا نہیں مگر سب کو ان سے دِلی محبت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،3/389) یہ غیبی و قدرتی محبت ہے۔ امامِ عشق و محبت، عاشقِ غوثِ اعظم، میرے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کرتے ہیں:

کُنجیاں دل کی خدا نے تجھے دِیں ایسی کر   کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص31)

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ غوثیت میں عرض کر رہے ہیں: یعنی یا غوثِ پاک! اللہ پاک نے آپ کو مخلوق کے دِلوں کی چابیاں عطا فرمائی ہیں تو میرا سینہ کھول کر اس میں اپنی محبت ڈال دیجئے کہ یہ آپ کی محبت کا خزینہ بن جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! میرے مُرشد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے عوام تو عوام بڑے بڑے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم عقیدت مندی کا اظہار کرتے آئے ہیں کیونکہ آپ ولیوں کے سردار، شہنشاہِ بغداد ہیں۔ شیخ عارف باللہ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمود رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرشد امام ابو عبد اللہ بَطائحی کو یہ فرماتے سنا: مَیں حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مبارک زمانے میں حضرت سیدی احمد رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاں چند دن ٹھہرا، ایک دن شیخ احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ہمیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے کچھ مناقِب یعنی خوبیاں بتائیں، میں نے کچھ فضائل بیان کئے، اِس دوران ایک شخص آیا اور اس نے حضرت شیخ احمد رَفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے کہا: ان کے یعنی

میرے شیخ احمد رفاعی کے علاوہ ہمارے سامنے ان کے سوا کسی کی فضیلت بیان مت کرو، یہ سنتے ہی حضرتِ سید رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ناراض ہو کر نگاہِ پُر جلال سے اسے دیکھا، پھر حضرتِ سید احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مناقب (یعنی ان کے فضائل وخوبیاں) کون بیان کر سکتا ہے؟ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مرتبے کو (اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں سے) کون پہنچ سکتا ہے؟ سارے ولیوں میں آپ کا مقام بہت بلند ہے [1] مزید شیخ سید احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شریعت کا دریا ان کے سیدھے ہاتھ پر ہے اور حقیقت کا دریا ان کے دوسرے ہاتھ پر، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں، "ہمارے اس وقت میں شیخ عبد القادر کا کوئی ثانی (یعنی ان کی برابری کا) نہیں۔

حضرت امام ابو عبدُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں نے حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنے بھانجوں اور بڑے بڑے مُریدین کو وصیت فرماتے ہوئے سنا: کہ ایک شخص بغداد شریف جانے کے ارادے سے آیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جب بغداد شریف پہنچو تو حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو ان کی زیارت اور اگر پردہ فرما جائیں تو ان کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا پھر فرمایا: "اس پر حسرت ہے جسے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا دیدار نہ ملا"۔ (فتاویٰ رضویہ، 8/389 تا 390، ملخصاً)

عطا کی ہے بلندی حق نے اہلُ اللہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اُونچا پھریرا [2] غوثِ اعظم کا

نہ کیونکر اَولیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اِقلیمِ وِلایت پر ہے قبضہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص 94، 99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

---

1 ... یہ اولیائے کرام کے حَصر کے ساتھ ہے کہ اولیائے کرام میں کون ان سے بڑھ سکتا ہے، انبیائے کرام صحابہ کرام ان کے تو اپنے اپنے مقامات ہیں اور اس کو مَعاذَ اللہ کوئی چیلنج کر بھی نہیں سکتا اور نہ یہاں کسی سلیمُ الفِطرت کا ذہن جا سکتا ہے۔

2 ... جھنڈا۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! حضورِ غوثِ اعظم اور دیگر اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی محبت پر استقامت پانے اور ان حضرات کے فیضانِ کرم کی خیرات لینے کے لئے عاشقانِ رسول کی سنّتوں بھری دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہر ماہ پابندی سے ہوسکے تو گیارہویں شریف کی نیاز بھی دلایئے اور اس کی برکتیں لوٹئے، حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی محبت دل میں بڑھانے کے لئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے اور مضبوطی سے لپٹ جایئے۔

بَدعَقیدَگی سے توبہ

حَیدر آباد (سندھ، کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کچھ غلط لوگوں کی صُحبت میں اُٹھنے بیٹھنے لگے، بُری صحبت کی وجہ سے اُن کا ذہن بھی بُرا ہو گیا اور وہ تین سال تک اپنے ذہن کو اس طرح بُرا کر بیٹھے کہ نہ ان کو نیاز شریف سمجھ آتی تھی اور نہ میلاد شریف گھر میں وہ ان چیزوں پر اعتراضات کرتے تھے، اس ذہنی خرابی سے قبل اُنہیں دُرُود پاک پڑھنے کا بڑا جذبہ تھا مگر جونہی یہ بے ادبوں کی صحبت میں گئے اس بُری صحبت کی نحوست کے سبب دُرُودِ پاک پڑھنے کا جَذبہ ہی دَم توڑ گیا۔ قسمت نے پلٹا کھایا اور خُدا کا کرنا کچھ یوں ہوا کہ دُرُود شریف کی فضیلت پڑھی تو وہ جَذبہ پھر سے بیدار ہوا تو دُرُودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب دُرُود شریف پڑھتے پڑھتے سوئے تو اَلحمدُ لِلّٰہ خواب میں سبز سبز گُنبد کا جلوہ دیکھا حالانکہ ذہن بدل چکا تھا لیکن خواب میں بے ساختہ زَبان پر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ جاری ہو گیا۔ جب صُبح اُٹھے تو دل میں ہل چل مچی تھی کہ یہ کیا ہو گیا کہ جو چیز میری سمجھ میں نہیں آتی تھی وہی میرے ساتھ ہو گئی میں زبان سے کیا پڑھ رہا تھا؟، اب یہ سوچ میں پڑ گئے آخر کچھ مسئلہ ہے، مجھے تحقیق کرنی چاہیے کہ حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اِتّفاق سے عاشقانِ رسول کی

دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا سُنّتیں سیکھنے سکھانے کا مدنی قافلہ اُن کے گھر کے قریب کسی مسجِد میں آ گیا تو یہ کسی طرح اس مدنی قافلے میں کسی کی ترغیب پر پہنچ گئے اور ان کے ساتھ مسافر بن گئے۔ کنفیوز تو تھے ہی، تلاشِ حق کے جَذبے کے تحت یہ سفر پر روانہ ہو گئے۔ امیرِ قافلہ اسلامی بھائی نے اُنہیں نیک اعمال کے رسالے کا تعارُف کروا کر اُس پر عمل کرنے کا جذبہ دلایا۔ جب اُنہوں نے اُس رسالے کو بَغور پڑھا تو بڑے حیران ہوئے کیونکہ نیک اعمال کا رسالہ تو زِندگی گزارنے کے بہت زبردست رہنما اُصولوں پر مبنی ہے۔ عاشِقانِ غوثِ اعظم کی صحبت اور نیک اعمال کے رسالے پر عمل کی بَرَکت سے اُس پر اللہ پاک کا فَضْل و کرم ہو گیا اس نے مَدَنی قافِلے کے تمام اسلامی بھائیوں کو جمع کر کے کہا: میرا ذہن پہلے بُرا ہو گیا تھا میں پہلے آپ لوگوں کو پتا نہیں کیا کیا کہا کرتا تھا آج آپ سب گواہ ہو جائیں میں آج سے اپنے اس پرانے عقیدے اور سوچوں سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اب دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اس اسلامی بھائی نے اگلے دن 30 روپے کی نُکتی (ایک بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے، ہم لوگ میمنی میں اس کو بوندیاں بولتے ہیں وہ جلیبی کلر کی ہوتی ہے غالباً وہی مراد ہے یہاں) منگوا کر سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نیاز دِلا کر اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی، ان کو غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی برکتیں کیا ملیں کہ وہ 35 سال سے دَمے (سانس) کے مَرَض میں مُبتلا تھے، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، سیدھی داڑھ میں بھی تکلیف تھی جس کے باعث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے دورانِ سفر سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھاتے رہے۔ اور وہ کہہ رہے تھے: میرا دل گواہی دیتا ہے کہ عقائدِ اَہلِ سنّت حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن

ہے کہ دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول اللہ پاک اور اس کے پیارے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں مَقبول ہے۔

عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول ہے فَیضانِ غوث ورضا دینی ماحول

بَفیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَ اللہ یہ پُھولے پھلے گا سدا دینی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص646)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خواب میں آکر پریشانی کا حل ارشاد فرمادیا

حضرتِ مفتی اَحمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت علامہ الحاج سَیِّد اَحْمَد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک خط لکھا: مَیں کسی مسئلے میں اُلجھا ہوا تھا تو حُضور غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے فرمایا: اگر کسی مسئلے پر اُلجھاؤ پیدا ہو جائے تو ملتان میں میرے بیٹے "کاظمی" (یعنی سید احمد سعید کاظمی) کی طرف رجوع کر لیا کرو کہ وہ ضَیغمِ اسلام (یعنی اسلام کے شیر) ہیں، پھر غوثُ الاعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ جو کتاب لکھ رہے ہیں مجھے پسند ہے۔ (مفتی صاحب نے حُضور غوث پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی پسند کی ہوئی کتاب کے بارے میں پوچھتے ہوئے خط میں لکھا) حضرت! وہ کون سی کتاب ہے جس کی تعریف حضور غوث پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے کی ہے؟ غزالیٔ زماں رحمۃُ اللہِ علیہ اس وقت "تَسْکِیْنُ الْخَوَاطِرِ فِی مَسْئَلَۃِ الْحَاظِرِ وَالنَّاظِرِ" تحریر فرمارہے تھے، آپ نے اس کتاب کے شروع میں لکھا تھا: ناچیز اس تالیف (یعنی میں اپنی اس کتاب) کو سیدنا غوثُ الْاَعْظَم حُضور سید مُحْیُ الدِّین شیخ عبد القادر جیلانی اَلْحَسَنی وَ الْحُسَینی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہِ عظمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں، جن کی روحانی اِمداد واِعانت سے مجھ جیسے کو اس کی ترتیب وتدوین

کی توفیق حاصل ہوئی۔(فیضانِ علامہ کاظمی، ص64) اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی ان سب پر اپنی رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

غزالیٔ دوراں کی کتاب کی مَدنی بہار

میرے لڑکپن میں ایک بار کسی شخص نے اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حاضر ناظر نہ ہونے کے بارے میں باتیں کیں۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ! غوثِ پاک کا کرم میرے شاملِ حال تھا میں نے اس کی غلط باتوں کو سمجھانے کے لئے غزالیٔ دوراں حضرتِ علامہ احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہ کتاب "تَسْکِیْنُ الْخَوَاطِرِ فِی مَسْئَلَۃِ الْحَاظِرِ وَالنَّاظِرِ" اسے دی اور کہا اسے پڑھ لیں۔وہ میرے محلے ہی میں رہتا تھا کتاب پڑھنے کے بعد جب میری اُس سے ملاقات ہوئی تو وہ اتنا متاثر ہوا کہ اُس نے اپنے بُرے عقیدے سے توبہ کرلی اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو حاضر ناظر ماننے لگا۔اللہ پاک کی غزالیٔ دوراں پر اپنی رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

غزالیٔ دوراں کی چند خوبیاں

غزالیٔ دوراں بڑے مُنْکَسِرُ الْمِزَاج شخصیت تھے۔آپ بے حد عاجزی کا اظہار کرتے۔ میں نے تقریباً ہمیشہ آپ کو ملاقات میں سلام میں پہل کرتے دیکھا ہے۔اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود آپ انتظار نہیں کرتے تھے کہ کوئی مجھے سلام کرے بلکہ آپ خود سلام کرنے میں سبقت فرماتے۔ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ایک بار میں امتحاناً آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ادھر ادھر چھپنے لگا اچانک جب غزالیِ دوراں رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے دیکھا تو فوراً اپنی عادتِ مبارکہ کے مطابق "السلام علیکم" فرمادیا۔

غزالیِ دوراں کی علمی شان و شوکت

غزالیِ دوراں حضرتِ علامہ احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ نے دعوتِ اسلامی کے سب سے پہلے سالانہ اجتماع میں گُکری گراؤنڈ تشریف لائے اور بیان فرمایا تھا پھر اس کے چھ سال بعد آپ کا انتقال شریف ہوگیا۔ میں نے آپ کو آخر عمر تک دعوتِ اسلامی سے بہت محبت کرنے والا پایا ہے۔ آپ کے ایک مُرید جو حافظِ قرآن رحیم یار خان کے رہنے والے تھے کہتے ہیں: میں غزالی دوراں کی خدمت میں حاضر تھا، ان دنوں دعوتِ اسلامی نئی نئی تھی تو کسی نے بانیِ دعوتِ اسلامی کے بارے میں اعتراضات شروع کر دیئے۔ غزالیِ دوراں رحمۃُ اللہِ علیہ نے سننے کے بعد عاجزی کے طور پر اپنے بارے میں بھی اس سے کچھ یوں فرمایا: میاں سنو! الیاس قادری جو کام کر رہا ہے نا وہ میں کر سکا ہوں نہ اس طرح تم نے کیا ہے۔ میرا حُسنِ ظن ہے کہ غزالی دوراں رحمۃُ اللہِ علیہ اتنے بڑے عالمِ دین تھے کہ اس وقت ان کی حیاتِ مبارکہ میں بھی ان جیسا عالم کم از کم ایشیا میں نہ ہو۔ آپ کے دنیا میں اس وقت ہزاروں شاگرد پھیلے ہوں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حضرت سے میرا خط و کتابت کا سلسلہ کافی رہا ہے۔ اللہ پاک کی غزالیِ دوراں پر اپنی رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خیر خواہانہ مدنی مشورہ

بعض بدنصیب لوگ اپنی بد نصیبی کے سبب مَعاذَاللہ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے اختیارات کا انکار کرتے اور مَعاذَاللہ ثُمَّ مَعاذَاللہ بُرا بھلا کہنے سے بھی نہیں چُوکتے، بہر حال اگر کسی کے ذہن میں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے تعلق سے خُدانخواستہ کوئی وسوسہ ہو تو اس

کو دور کرنا چاہیے ورنہ اس میں آخرت کا بڑا نقصان ہے۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی توہین بہت خطرناک ہے "بخاری شریف" میں حدیثِ قُدسی میں ہے: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُسے اعلانِ جنگ دیتا ہوں۔ (بخاری، 4/ 248، حدیث:6502)

اللہ اکبر! اللہ پاک جسے جنگ کا چیلنج کرے تو اللہ پاک سے کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

حضرتِ علامہ غلام رسول رَضوی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے: "جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی وَلی سے عداوت (یعنی دُشمنی) اس لیے کرتا ہے کہ وہ میرا ولی ہے، میں اس سے جنگ کرتا ہوں اور اس کو ہلاک کرتا ہوں اور اس پر ایسے لوگ مُسَلَّط کرتا ہوں جو اس کو اذیت پہنچاتے رہیں۔ اُس شخص کی یہ رسوائی دنیا میں ہے آخرت کی خرابی اس کے علاوہ ہے۔ (تفہیم البخاری، 9/ 796)

حضرتِ عَلَّامہ علی قارِی رحمۃُ اللہِ علیہ ائمہ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دو قسم کے گناہ گاروں سے اِعلانِ جنگ کیا ہے: ﴿1﴾ سُود خور ﴿2﴾ اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا دشمن۔ یہ دونوں بہت بڑے گناہ ہیں کیونکہ اللہ پاک کا بندے سے جنگ کرنا بندے کے بُرے خاتمے پر دلالت کرتا ہے اور جس سے اللہ پاک اِعلانِ جنگ کردے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ (مرقات، 5/ 41، تحت الحدیث:2266)

اللہ پاک ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں شیطانی وسوسوں سے بچائے۔ آپ گواہ رہئے گا کہ اب تک دنیا میں جتنے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم تشریف لائے یا موجود ہیں یا جتنے تشریف لائیں گے مَیں ان سب سے محبت کرتا ہوں۔

ہم کو سارے اولیا سے پیار ہے　　ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

دین و دنیا کی بربادی کا سبب

امامِ اہلِ سنّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، حضور غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو مَعاذَ اللہ بُرا بھلا کہنا زہرِ قاتل اور دین و دنیا کی بربادی کا سبب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/287)

بازِ اَشْہَب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی　　دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

اَلاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا　　مَر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص28،29)

ہو سکتا ہے کسی کو وسوسہ آئے کہ ہم غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں ایسا کیوں کہہ رہے ہیں تو اللہ پاک نے اپنے بندے کو جو رُتبہ دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے مخلوق میں سب سے بڑا رتبہ اپنے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ ہماری زبان خشک ہو جائے، قلم ٹوٹ جائے مگر ہم آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان تو کیا "شان" کی "ش" کے نقطے کا آغاز بھی نہیں کر سکتے۔ مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب "ذوقِ نعت" میں لکھتے ہیں:

آسماں گَر تیرے تَلووں کا نظارہ کرتا　　روز اک چاند تَصَدُّق میں اتارا کرتا

(ذوقِ نعت، ص30)

یعنی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر آسمان آپ کے پاؤں مبارک کے تلوے یعنی جو حصہ زمین پر لگتا ہے اس کو دیکھ لیتا تو آپ کے پاؤں مبارک پر روز ایک چاند صدقہ، نچھاور کیا کرے۔ جب تلوے کی یہ شان ہے تو جس کا تلوا ہے اس مبارک ہستی کا کیا عالَم ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

فالج ٹھیک ہو گیا

میرے آقائے نعمت سیّدی قطبِ مدینہ ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھ پر فالِج کا شدید حملہ ہوا میرا آدھا جسم مَفلُوج (Paralyzed) ہو گیا، عَلالَت (یعنی بیماری) اِس قَدَر بڑھی کہ سب لوگ یہی سمجھے کہ اب یہ جاں بَر نہ ہو (یعنی زندہ نہیں بچ) سکیں گے۔ ایک رات میں نے رو رو کر بارگاہِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں فریاد کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مجھے میرے پیرومُرشِد، میرے امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے خادِم بنا کر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آستانے پر بھیجا ہے، اگر یہ بیماری کسی خطا کی سزا ہے تو مُرشدی کا واسطہ مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اسی طرح حضور غوثِ پاک اور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہما کی سرکاروں میں بھی اِستِغاثہ پیش کیا (یعنی فریاد کی)۔ سیّدی قطبِ مدینہ فرماتے ہیں: جب مجھے نیند آگئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیرومُرشِد سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ دو نورانی چہرے والے بُزرگوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ضِیاءُ الدّین! (رحمۃُ اللہِ علیہ) دیکھو! یہ حُضور سیّدُنا غوثُ الاعظم ہیں اور دوسرے بُزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور یہ حُضور خواجہ غریب نواز ہیں۔ حُضُور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے میرے جسم کے مفلوج (یعنی فالِج زدہ) حصّے پر اپنا دستِ شِفا (یعنی صحت بخش ہاتھ) پھیرا اور فرمایا: اٹھو! میں خواب ہی میں کھڑا ہو گیا۔ اب یہ تینوں بُزُرگ نَماز پڑھنے لگے۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ اللہ پاک کے کرم سے اَلحمدُ لِلّٰہ میں تندُرُست ہو گیا۔ (سیدی قطب مدینہ، ص12)

اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب اَمراضِ مُہلِک سے عجب دارُالشِفا ہے آستانہ غوثِ اعظم کا
جمیلؔ قادری سو جاں سے ہو قربان مُرشِد پر بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ[1] غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص94، 101)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

میمنوں کے ہاں عقیدتِ غوثِ اعظم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر ''میمن'' لوگ غوثِ پاک کا بڑا احترام کرتے ہیں اور میمنوں میں گیارھویں شریف کا بڑا رُجحان ہے۔ یہاں تک کہ ہماری بڑی بوڑھیاں گھر سے باہر جانے پر کہتی ہیں: جابیٹا! غوث پاک جو وسیلو، پیران پیر جی مدد، غوث پاک جو وسیلو۔ اب ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ طرح طرح کے گمراہ کُن مضامین بڑی تیزی سے پھیلنے لگے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہدایت کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ فرعون کا سر کُچلنے کیلئے حضرتِ موسٰی علیہ السّلام تشریف لائے۔ اسی طرح نمرود نے خدائی کا دعویٰ کیا تو حضرتِ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام نے اس کا سر کُچلا۔ اللہ پاک ہمیں شیطانی وسوسوں سے بچا کر اپنے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا باادب رکھے۔

غریب کو امیر کر دیا

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے بڑے شہزادے حضرت سیّد عَبدُالرَّزّاق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب میرے والدِ محترم کی شہرت ہو گئی تو آپ نے حج ادا فرمایا، سفرِ حج میں مَیں آپ کی سواری کی باگ (یعنی لگام) پکڑتا تھا، جب ہم بغداد شریف کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، ہم نے ایک ویرانے میں اُون کا ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک بوڑھا، بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔

---

[1] ... بندے سے مراد غلام ہے کیونکہ بندے کا ایک معنی غلام و خادم بھی ہے۔

حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُس وِیرانے میں ٹھہر گئے، اُس شہر کے بڑے بڑے بزرگ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے ہاں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ اُس شہر کے حاکم نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے لیے بہت سی گائیں، بکریاں، کھانا، سونا، چاندی، سامان اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو عنایت کیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے عرض کیا: ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ گفٹ کیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دے دیا گیا، رات آپ وہاں ٹھہرے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (فرزندِ غوثِ اعظم حضرت سیّد عبدالرزّاق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے جب غوث پاک ہمارے یہاں تشریف لائے تھے اور ہمیں نوازا تھا۔

(بہجۃ الاسرار، ص198)

سبحانَ اللہ! میرے مرشد نے غریبوں کو پہلے نوازا۔ مگر ہماری توجہ مالداروں کی طرف زیادہ اور غریبوں کی طرف کم ہوتی ہے۔ افسوس۔۔۔۔

کبھی تو غریبوں کے گھر کوئی پھیرا! ہماری بھی قسمت جگا غوثِ اعظم
مرے خواب میں آ بھی جا غوثِ اعظم پلا جامِ دیدار یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص552)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پہلے نمازی پھر نیازی

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! ہمارے پیارے پیارے پیرو مرشد کو جو رُتبہ ملا یہ اللہ پاک کی عطا سے ملا، ولایت اللہ پاک کی عطا سے حاصل ہوتی ہے، اولیائے کرام فرائض و واجبات کے سختی سے پابند ہوتے ہیں، یہاں تک کہ میرے پیرو مرشد غوث پاک رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ ہزار رکعتیں نفل ادا کرتے تھے ایک رات میں پندرہ سال تک ایک قرآن کریم ختم کیا، یہ حضرات ہزاروں نوافل پڑھیں اور افسوس! ہم سے فرض نمازیں نہیں پڑھی جاتیں، کیا غوثِ پاک سے یہی برکت لینی ہے کہ ان کی نیاز کھانی ہے، انہوں نے تو نماز پڑھی، آپ ان کے چاہنے والے بنیں اور ان کی نقل بھی کریں۔ پہلے نمازی پھر نیازی۔ یاد رکھئے! نماز فرض ہے اور نیاز مُستحب۔ فرض کا درجہ مُستحب سے بڑا ہوتا ہے۔ فرض ادا نہ کریں تو گنہگار جبکہ مُستحب پر عمل نہ کریں تو گناہ نہیں۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑ دے تو اس کا نام جہنّم کے اس دروازے پر لکھا جاتا ہے جس سے داخل ہو کر وہ جہنّم میں جائے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ جنہوں نے ہمیں غوثِ پاک کی محبت کے جام بھر بھر کر پلائے ہیں، فرماتے ہیں: جو ایک نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑے تو وہ جہنّم میں ہزاروں سال جلنے کا حقدار ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/158) ایک نماز کا یہ وبال ہے تو جو ایک مہینے بلکہ کئی مہینوں نہیں نہیں کئی برسوں تک نہ پڑھے تو ذرا سوچیں اس کا کیا انجام ہو گا۔؟ نیت کریں! اِن شآءَ اللّٰہُ الکریم نیاز کرتے ہیں کرتے رہیں گے لیکن نماز بھی نہیں چھوڑیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”غوثُ الاعظم“ کے آٹھ حُروف کی نسبت سے 8 کراماتِ غوثِ اعظم

حضرتِ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہم پلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض بزرگوں نے فرمایا: حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامات کا حال ”موتیوں کی لڑی“ جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں نیز آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامات اَعْداد و شُمار سے باہر ہیں۔ (اشعۃ اللمعات، 4/610 مفہوماً)

﴿1﴾ مرغی زندہ ہوگئی (کرامت)

حضور غوثِ پاک، شہنشاہِ بغداد، حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں ایک خاتون یہ کہہ کر اپنا بیٹا چھوڑ گئیں کہ یہ آپ سے بہت مَحَبَّت کرتا ہے، اِس کی تربیت فرمادیجئے۔ آپ نے اُسے قبول فرما کر مُجاہدے (یعنی عبادت و ریاضت) پر لگادیا، ایک دِن اُس کی والدہ آئیں تو دیکھا کہ اُس کا بیٹا بھوک اور شب بیداری (یعنی لگاتار رات جاگ کر عبادات کرنے کے) سبب بہت کمزور ہو گیا ہے اور جَو شریف کی روٹی کھا رہا ہے، جب حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک برتن میں مُرغی کی ہڈّیاں رکھی ہیں، جسے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے تناوُل فرمایا (یعنی کھایا) تھا، اُس خاتون نے عرض کی: یَاغوثِ اعظم! آپ خُود تو مُرغی کھائیں اور میرا بچّہ جَو کی روٹی۔ یہ سُن کر حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا ہاتھ مبارک مرغی کی ان ہڈّیوں پر رکھا اور فرمایا: قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ یعنی اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہو جا جو گلی ہوئی ہڈّیوں کو زندہ فرمائے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ مُرغی فوراً صحیح سلامت زندہ کھڑی ہو کر آواز نکالنے لگی، حضورِ غوثِ پاک

رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جب تیرا بیٹا اِس درجے تک پہنچ جائے گا تو جو چاہے گا، کھائے گا۔

(بہجۃ الاسرار، ص128)

اللہ ربُّ العزت کی غوثِ پاک پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

جس طرح مُردے جِلائے اِس طرح مُرشِد مرے　　　مُردہ دل کو بھی جِلا، یاغوثِ اعظم دَستگیر

(وسائلِ بخشش، ص547)

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے پیارے پیر و مُرشد غوثِ پاک! آپ نے جس طرح (اللہ پاک کی عطا کی ہوئی طاقت سے) مُردوں کو زندہ فرمایا ہے اِس طرح میرے مُردہ دل کو بھی زندہ فرمادیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ گندم میں برکت ہو گئی (کرامت)

شیخ ابُو الْعَبَّاس احمد قَرَشی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار بغداد شریف میں قَحط تھا (یعنی کھانے پینے کی کمی تھی)، میں نے اپنے فاقے اور کثرتِ عیال (یعنی زیادہ بال بچوں) کا بارگاہِ غَوثِیَّت میں ذکر کیا تو حضرت شَیْخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے میرے لئے ایک وَیبَہ (ایک مخصوص پیمانہ) گندم کا نکالا اور مجھ سے فرمایا کہ اِس کو ایک بوری میں ڈال کر اُس کا منہ بند کر دو اور ایک طرف سے کھول کر نکال کر پیس کر کھاتے رہنا۔ لیکن اُس کے منہ کو ہر گز نہ کھولنا۔ شیخ ابُو الْعَبَّاس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اُس بوری سے 5 سال تک گندم نکال نکال کر کھاتے رہے۔ ایک دن میری زَوجہ نے اُس بوری کا منہ کھول دیا تو وہ گندم 7 دن میں خَتْم ہو گئی، مَیں نے حُضُور غَوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں یہ معاملہ عرض

کیاتو آپ نے اِرشاد فرمایا: اگر تم اُس کو چھوڑ دیتے اور اُس کا منہ نہ کھولتے تو اپنے مرنے تک اُس میں سے کھاتے رہتے۔(بہجۃ الاسرار، ص130) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

وہ اور ہیں جن کو کہیے محتاج ہم تو ہیں گدائے غوثِ اعظم

جو دَم میں غنی کرے گدا کو وہ کیا ہے عطائے غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص178)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

کرامت حق ہے

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اہلِ سنّت کا مُتَّفَقَہ عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام علیہمُ الرضوان اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں کی کرامات ظاہر ہوتی رہی ہیں اور اِن شاءَ اللہُ الکریم! قیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ ختم نہیں ہو گا۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ والوں سے کرامتوں کا ظاہر ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔(اشعۃ اللمعات،4/595)

پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 37 میں اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ عیسٰی روحُ اللہ علیہِ السّلام کی والدۂ محترمہ حضرتِ بی بی مریم رحمۃُ اللہِ علیہا کی کرامت کا کچھ یوں بیان ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پ 3، ال عمران:37)

ترجمۂ کنزالعرفان: جب کبھی زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔(زکریا نے) سوال کیا، اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں

نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔[1]

﴿3﴾ غوثِ اعظم کی برکت (کرامت)

حضرت شیخ اِسماعیل بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ علی بن ہَیتی رحمۃُ اللہِ علیہ جب بیمار ہوتے تو کبھی کبھی میرے ہاں تشریف لاتے اور کئی دِن گُزارتے۔ ایک دَفعہ آپ وہیں بیمار ہوگئے تو اُن کے پاس پیرِ پیراں، میرِ میراں، حضرتِ شیخ سید عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ بغداد شریف سے عیادت کے لئے تشریف لائے، یُوں میرے ہاں دو اَوْلیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہما جمع ہوگئے، میرے یہاں دو کھجور کے دَرَخْت تھے جو 4 سال سے خُشک تھے، اُنہیں پھل نہیں لگتا تھا۔ ہم نے اُن کو کاٹنے کا اِرادہ کیا تو حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن میں سے ایک درخت کے نیچے وُضُو فرما کر دُوسرے درخت کے نیچے دو نَفْل ادا فرمائے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دونوں دَرَخْت سر سَبْز ہوگئے اور اُن کے پتّے نکل آئے اور اُسی ہفتے اُن کا پھل آگیا حالانکہ وہ کھجوروں کے پھل کا موسم نہیں تھا۔ میں نے اپنی زمین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں پیش کیں تو آپ نے اُس میں سے کھائیں اور مجھ سے فرمایا: اللہ پاک تیری

---

1 ... حضرتِ مریم رضی اللہُ عنہا کے پاس گرمی کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمی میں موجود ہوتے۔ اصحابِ کہف کا تین سو نو (309) سال تک بغیر کھائے پئے سوئے رہنا بھی (کرامت کی دلیل) ہے۔ (تحفۃ المرید، ص363)

حدیث سے کرامات ثبوت: کُتُبِ اَحادیث میں کرامات پر بے شمار روایات موجود ہیں، بعض عُلَما و مُحَدِّثین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ہمارے پیارے نبیِ پاک صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے صحابی حضرتِ عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ کا علمِ غیب دیکھئے کہ اپنی مَوت، نَوعیّتِ مَوت، حُسنِ خاتِمہ وغیرہ سب کی خبر پہلے سے دے دی۔ چنانچہ حضرت جابِر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب غَزْوَۂ اُحُد ہوا میرے والد نے مجھے رات میں بُلا کر فرمایا: میں اپنے متعلق خیال کرتا ہوں کہ نبیِّ اکرم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ میں پہلا شہید میں ہوں گا۔ میرے نزدیک رسولُ اللہ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد تم سب سے زیادہ پیارے ہو۔ مجھ پر قرض ہے تم ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے لئے بھلائی کی وَصیت قبول کرو۔ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا صبح سب سے پہلے شہید وہی تھے۔ (بخاری، 1 / 454، حدیث: 1351 مختصراً)

زمین، تیرے دِرْہَم، تیرے صاع(مخصوص پیمانے) اور تیرے (جانوروں کے) دُودھ میں بَرَکت دے۔"

حضرت شیخ اِسماعیل بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی برکت سے) میری زمین میں اِس سال 2 سے 4 گُنا زیادہ فَصل پیدا ہونا شُروع ہو گئیں، اب میرا یہ حال ہے کہ جب میں ایک دِرْہَم خَرْچ کرتا ہوں تو اُس سے میرے پاس 2 سے تین 3 گُنا مال آجاتا ہے اور جب میں گَنْدُم کی سو 100 بوریاں کسی مکان میں رکھتا ہوں پھر اُس میں سے پچاس 50 بوریاں خَرْچ کر کے باقی کو دیکھتا ہوں تو 100 بوریاں مَوْجُود ہوتی ہیں۔ میرے جانور اِس قَدَر بچّے دیتے ہیں کہ میں اُن کی گنتی (Counting) بُھول جاتا ہوں۔
(بہجۃ الاسرار، ص 91) اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

وسائلِ بخشش میں ہے:

بَہار آئے میرے بھی اُجڑے چَمن میں　　چلا کوئی ایسی ہَوا غَوثِ اَعْظَم
رہے شاد آباد میرا گھرانا　　کَرَم اَز پئے مُصْطَفٰے غَوثِ اَعْظَم

(وسائلِ بخشش، ص 553)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ غوثِ اعظم وقت کے بادشاہ ہیں (کرامت)

میرے مرشد، شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مبارک زمانے میں ایک بُزرگ سیدی عبدُ الرحمٰن طَفسُونجی (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے ایک روز منبر پر فرمایا:

"میں اَولیاء میں ایسا ہوں جیسے پرندوں میں کُلَنگ (سب میں اُونچی گردن والا پرندہ)"

وہاں پر حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک مُرید حضرت سیدی اَحمد رحمۃُ اللہِ علیہ بھی تشریف فرما تھے انہیں ناگوار ہوا کہ حضور غوثِ پاک پر اپنے آپ کو فضیلت دی۔ گدڑی (یعنی فقیروں کا وہ جبہ جس میں بہت سے پیوند لگے ہوں) پھینک کر کھڑے ہوگئے۔ حضرت سیدی عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن کو سر سے پاؤں پھر پاؤں سے سر پھر سر سے پاؤں تک دیکھا۔ غرض کئی بار اسی طرح نظر ڈالی اور خاموش ہوگئے لوگوں نے حضرتِ عبد الرحمن طَفسُونَجی رحمۃُ اللہِ علیہ سے اس کا سَبَب پوچھا تو فرمایا: میں نے اس کے جسم کو دیکھا کہ کوئی رونگٹا (یعنی وہ چھوٹے چھوٹے نرم بال جو انسان کے جسم پر ہوتے ہیں۔) رحمتِ الٰہی سے خالی نہیں ہے پھر ان سے فرمایا: گُدڑی پہن لیجئے۔ مریدِ غوثِ اعظم نے ارشاد فرمایا: فقیر جس کپڑے کو اُتار پھینک دیتا ہے دوبارہ نہیں پہنتا۔ ان کا مکانِ عالی شان بارہ دن کے فاصلے پر تھا اپنی زوجہ محترمہ کو آواز دی: فاطمہ ! میرے کپڑے دو۔ انہوں نے وہیں سے ہاتھ بڑھا کر کپڑے دیئے اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پہن لیے۔ حضرت سیدی عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ نے پوچھا: کس کے مُرید ہو؟ فرمایا: سرکارِ غوثِ اعظم کا غلام ہوں۔ حضرتِ عبدُ الرحمٰن طفسونجی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے دو مریدوں کو بغداد شریف بھیجا کہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے جا کر عرض کرو! بارہ سال سے قُربِ الٰہی میں حاضِر ہوتا ہوں آپ کو نہ جاتے دیکھا نہ آتے۔ یہ دونوں مُرید اِدھر سے چلے اُدھر حضور غوث اَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے دو مریدوں سے ارشاد فرمایا: طفسونج جاؤ! راستے میں شیخ عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ کے دو آدمی ملیں گے ان کو واپس لے جاؤ اور شیخ عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ کو جواب دو کہ جو صحن میں ہے وہ دالان والے کو کیسے دیکھ سکتا ہے اور جو دالان میں ہے وہ اس سے اندر والے کو کیسے دیکھ سکتا ہے اور جو اس سے بھی اندر خاص جگہ میں ہو۔ میں اُس خاص مقام میں ہوں اور اس کی نشانی یہ ہے کہ فلاں رات بارہ ہزار اولیاء کو خِلعت عطا ہوئے تھے۔

یاد کرو! کہ تم کو جو خلعت ملا تھا وہ **سبز** تھا اور اس پر سونے سے "قُلْ ھُوَاللّٰہُ" لکھی تھی۔ یہ سن کر شیخ عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ نے سر جھکا لیا اور فرمایا: صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ وَھُوَ سُلْطَانُ الْوَقْتِ یعنی شیخ عبد القادر (رحمۃُ اللہِ علیہ) نے سچ فرمایا اور وہ بادشاہِ وقت ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص60،61)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو بڑی شان و عظمت سے نوازا ہے، یہ اللہ پاک کی عطا سے بڑی طاقت رکھتے ہیں، قرآنِ کریم میں حضرتِ سلیمان علیہ السّلام کے ایک اُمّتی، حضرتِ آصف بن بَرخِیا رحمۃُ اللہِ علیہ کا سینکڑوں کلو میٹر دور، ملکۂ بلقیس کا "بہت بڑا تخت" "پلک جھپکنے میں لانے والی کرامت کا بیان ہے۔ پارہ 19 سورۃُ النّمل، آیت نمبر 40 میں ہے:

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ﱡ (پ19، النّمل:40)

ترجمۂ کنزُ العرفان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

جب حضرتِ سلیمان علیہِ السّلام کی اُمّت کے ایک "ولی اللہ" کی یہ شان ہے تو حضرتِ سلیمان علیہِ السّلام کے بھی آقا، سارے نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کے بہت بڑے وَلی بلکہ ولیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان و عظمت کیسی ہو گی۔

(5) مِرگی کو بھگا دیا (کرامت)

بہجۃ الاسرار میں ہے: حضور غوثِ اَعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے زمانے میں ایک شخص کو "مرگی"

ہوگئی، آپ نے فرمایا: اس کے کان میں کہہ دو: ”غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔“ چنانچہ اسی وقت وہ اچھا ہوگیا اور اب تک بغداد شریف میں مِرگی نہیں ہوتی۔

(بہجۃ الاسرار، ص140)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا   اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص19)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ روپوں کی تھیلیوں سے خون نکلنے لگا (کرامت)

حضرتِ ابُو الْعَبَّاس خضر رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد شریف میں حضور غوثِ اعظم دستگیر شَیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَدْرَسے میں تھے، ایک خلیفہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدمَتِ سراپا عظمت میں حاضر ہوا اور سَلام کے بعد نصیحتیں طلب کرتے ہوئے 10 تھیلیاں روپوں کی پیش کیں، اِن تھیلیوں کو اُس کے خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورَت نہیں، مگر خلیفہ نے واپس لینے سے اِنکار کیا اور قبول کرنے کے لیے اِصْرار کیا، آپ نے ایک تھیلی اپنے سیدھے (Right) ہاتھ میں لی اور دُوسری دوسرے (Left) ہاتھ میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ نے اُس خلیفہ سے فرمایا: ”کیا تُو اللہ پاک سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہوگیا۔“ (بہجۃ الاسرار، ص120)

کرم چاہیے تیرا تیرے خدا کا   کرم غوثِ اعظم کرم غوثِ اعظم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کو دنیاوی مال و دولت کی خواہش نہیں ہوتی، دنیاوی مال و دولت تو گویا اُن کے ہاتھ کا میل ہوتا ہے وہ مٹّی کے ڈھیر کو حکم فرمائیں تو وہ سونے

کا بَن جائے بلکہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ تو صبر و قناعت کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: تیری بھاگ دوڑ سے تقسیم ہوا ہوا رزق زیادہ نہ ملے گا اور تیری قناعت کی وجہ سے کم نہ ملے گا اس لیے راضی بہ رضا رہ۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/13۔ مرقات، 9/25، تحت الحدیث: 5171)

مال و دولت کی طلب ہم کو نہیں ہے مُرشد ہم فقط تیرے طلبگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش، ص560)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کرامت کا انکار گمراہی ہے

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلِیا حق ہے، اِس کا مُنکِر (یعنی انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/269، حصہ 1:) کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

﴿7﴾ 100 علما کے سوالات (کرامت)

حضرتِ مُفرّج بن نَبہان شَیبانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ مشہور ہوگئے تو بغداد کے ذہین ترین سو (100) علما اس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ ہر ایک مختلف علوم و فنون کے بارے میں حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے الگ الگ سوال بنائے تاکہ ان سوالات کے ذریعے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو لاجواب کر سکیں۔ یہ سوچ کر سب کے سب حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں بھی بارگاہِ غوثیت میں حاضر تھا، جب وہ علما آکر بیٹھ گئے تو پیرانِ پیر، روشن ضمیر، غوثِ اعظم دستگیر رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا سر مبارک جُھکا لیا، اُس وقت آپ کے سینۂ مُبارک سے ایک

ایسانُور نکلا، جسے ہر اُس شخص نے دیکھا جسے اللہ پاک نے دِکھانا چاہا، وہ نُور گزرتا ہوا جب ہر عالم کے سینے پر پہنچا تو سب کے سب حیران ہو کر تڑپنے لگے، پھر ننگے سر حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے منبر شریف کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے باری باری ہر ایک کو سینے سے لگایا اور فرمایا: تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے، یونہی ایک ایک کرکے سب کے مسئلے اور ان کے جوابات ارشاد فرمادیئے۔ جب یہ محفل ختم ہوئی تو میں اُن علما کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے (حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو آزمانے کا نقصان بیان کرتے ہوئے بتایا کہ) جب ہم وہاں آکر بیٹھے تو ایک دم سب کچھ ایسے بھول گئے جیسے ہمیں کچھ نہیں آتا۔ مگر جب حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہمیں اپنے مُبارک سینے سے لگایا تو ہم میں سے ہر ایک کا "علم" واپس آگیا اور اس سے بھی زیادہ حیرت دِلانے والی بات یہ ہے کہ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہمارے سوالات کے وہ جوابات ارشاد فرمائے جو پہلے ہمارے علم میں نہ تھے۔ (قلائدُ الجواہر، ص33۔ بہجۃ الاسرار، ص96) اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

فقیہوں کے دلوں سے دھودیا ان کے سوالوں کو
دِلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظم کا (قبالۂ بخشش، ص54)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! دل کی بات جاننے والے کو "روشن ضمیر" کہتے ہیں اور ہمارے پیارے پیارے غوثِ پاک اللہ پاک کی عطا سے دِلوں کی بات جان لیتے تھے، "اللہ پاک کی عطا سے" جب کہہ دیا گیا تو اب کوئی شیطانی وسوسہ نہیں آنا چاہئے کیونکہ اللہ پاک اپنے بندوں کو چُھپی باتوں، چُھپے کاموں کی خبر دینے پر قادر ہے اور وہ جسے چاہے اس نعمت سے نوازے،

ہمارے غوثِ پاک تو اللہ پاک کے مقبول ترین اولیائے کرام میں سے ہیں۔

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتْقِیا یاغوثِ اعظم دستگیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ جنّات نے آنے میں دیر کردی (کرامت)

شیخ ابوزکریا یحییٰ بن اَبِی نَصر صَحراوی رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد فرماتے ہیں: میں نے ایک عمل کے ذریعے جنات کو بلایا تو انہوں نے کچھ زیادہ دیر کردی پھر وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے: جب شیخ سید عبد القادر جیلانی، قطبِ ربانی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان فرمارہے ہوں تو اس وقت ہمیں بُلانے کی کوشش نہ کیا کرو۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: تم بھی ان کی مجلس میں جاتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہاں! ہم مردوں میں کثیر تعداد میں ہوتے ہیں، ہمارے بہت سے گروہ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان سب نے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ص180)

تھرتھراتے ہیں سبھی جنات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دَبدَبہ یاغوثِ اعظم دست گیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد